نامے جو میرے نام آئے

☆ ''مجلہ التراث'' اپنی آن بان میں بہت ہی بلند مقام رکھتا ہے۔ ''التراث'' اپنے قاری کو پابند کرتا ہے کہ یہ شمارہ سفر و حضر میں اسکا ساتھی ہو۔ لیکن دورانیہ بہت ہی زیادہ ہے۔ اتنی مدت میں یادیں محو ہو جاتی ہیں۔ (میاں انوار اللہ۔ اسلام آباد)

☆ مجلّہ التراث پڑھ کر بہت خوش ہوا۔ استدعا ہے کہ اسے ضرور سہ ماہی کر دیا جائے بلتستان کے پہاڑوں کے دامن میں چھپنے والا یہ مجلّہ ہمارے لیے باعث فخر ہے۔ (محمد حسن عسکری۔ مریدکے)

☆ یہ مجلّہ کئی وجوہات کی بنا پر اچھا ہے۔ لیکن دیر ہونے کی وجہ سے قارئین کو انتظار کے علاوہ رپورٹنگ سے محروم رہنا پڑتا ہے۔

(احمد خان بلوچ۔ پھلاڈیون۔ سندھ)

☆ میرے مادر علمی نے (التراث) کے ذریعہ میدان صحافت میں قدم رکھ کر اردو دانوں کے ساتھ علمی و قلمی تعلق استوار کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے مضبوط سے مضبوط تر کرے۔! (محمد حسین رشید۔ جامعہ ابی بکر۔ کراچی - نمائندہ التراث)

☆ پچھلے شمارے کے سبھی مضمون لائق تعریف ہیں۔ لیکن مجھے مضمون (ترقی کا راز) بہت پسند آیا۔ چھ ماہ کا انتظار ہمارے لئیے بہت مشکل ہے۔ (محمد طاہر لبیب۔ بہاولپور)

☆ التراث کی رعنائی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ وافر تعداد میں علماء و فضلاء کی موجودگی کے باوصف لکھنے والے کم انکے قلم گنگ اور دورانیہ طویل کیوں ہے؟ (محمد اسمٰعیل فضلی۔ یوگوی)

☆ مسلسل اور کامیاب اشاعت پر مجلّہ کی انتظامیہ مبارکباد کی مستحق ہے۔ البتہ یہ تشنگی ضرور ہے کہ اسے ماہنامہ نہ بنایا جا سکے تو سہ ماہی ضرور ہو۔ (امیر مکتبۃ الشباب الاسلامی۔ غواڑی)

☆ التراث پڑھ کر ہمیں دلی مسرت ہوئی۔ ہو سکے تو پرچہ ماہوار شائع کریں، تب انتظار کی گھڑیاں کم ہو سکتی ہیں۔

(نسیم احمد۔ جہلم)

☆ چند دن قبل میرے مشفق والد مرحوم نے خواب میں تاکیداً کہا کہ میں تجھے ہدایت کرتا ہوں کہ ایک مجلّہ جس کا نام ''ت'' سے شروع ہوتا ہے ضرور پڑھا کرو۔ آنکھ کھلنے پر خوب سوچا تو معلوم ہوا کہ یہ رسالہ (التراث) ہے۔ (ماسٹر محمد اسلم۔ بہاولنگر)

☆ آپکا رسالہ معیاری ہے۔ البتہ ایک کمی ہے کہ طبع زاد تحریروں کے لیے کوئی جگہ نظر نہیں آ رہی۔

(ابن مرشد ڈاکٹر۔ خپلو بلتستان)